Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ جمعرات ۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ ھ، ۱۳ وفا ۱۳۶۸ ہش، ۱۳ جولائی ۱۹۸۹ء نمبر ۱۵۹

کوئی سچا مذہب اخلاق کے بغیر غیر قوموں میں سرایت نہیں کر سکتا

ایسے لطیف وجود کے طور پر مغربی قوموں پر ظاہر ہوں کہ آپ کا اخلاق اثر کئے بغیر نہ رہے

احتیاط سے چناؤ کرتے ہوئے مغربی قوموں کی اچھی باتوں کو اپنائیں

اگر آپ نے اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کی تو مغرب آپ کو لازماً تبدیل کر دے گا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کے فرمودہ خطبہ جمعہ

بتاریخ ۱۶ جون ۱۹۸۹ء بمقام ٹورانٹو (کینیڈا) کا خلاصہ

حضور انور نے فرمایا۔

سورۃ الرحمان میں ایسے دو سمندروں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ وہ ایک دن آپس میں ملنے والے ہیں قرآن کریم کے بیان کے مطابق ان دونوں سمندروں کے پانی کا مزہ مختلف ہے ایک کڑوا کسیلا اور دوسرا میٹھے پانی کا سمندر ہے جہاں تک واقعاتی دنیا کا تعلق ہے دنیا میں میٹھے پانی کا کوئی سمندر نہیں۔ سمندر کے پانی کڑوے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے جن دو سمندروں کا ذکر کیا ہے ان سے انسانی تہذیبیں اور مذہبی سمندر مراد ہیں اور قرآن کریم نے انصاف کی نظر سے دونوں کی خوبیوں کا بھی ذکر فرما دیا کہ دونوں میں ہی موتی۔ مچھلیاں اور دیگر انسانی ضرورت کی مفید چیزیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دونوں کا مزہ، رنگ اور مزاج مختلف ہیں۔ قرآن کے بیان کے مطابق ایک موقع پر سمندر ملنے والے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا ہوگا اور اس عظیم الشان اختلاط کے کیا نتائج ظاہر ہوں گے! آج میں ان سے متعلق آپ سے گفتگو کرنی چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا میرے نزدیک یہ سمندر دین حق کا سمندر ہے جس کا مذہب دنیا سے یا دین حق سے مخالفت رکھنے والے مذاہب سے ایک موقع پر ٹکراؤ اور اختلاط ہونے والا ہے۔ اس پیشگوئی کا تعلق روحانی اخلاقی اور اس کی دنیاوی بقا، کیلئے یہ سمندر جنکو آپ گھاٹا پانے والا ہوگا اور میٹھے اور کھارے کا وہ فرق نہیں رہے گا جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ اس وقت یہ خیال کر لینا کہ نیکیاں کسی ایک کے حصے میں رہ گئی ہیں اور بدیاں دوسرے کے حصے ہیں۔ یہ غلط ہوگا۔ ایسے موقع پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتظام ہوگا کہ دین حق کا سمندر از سر نو اپنے غلبے کے لئے زور مارنا شروع کرے اور وہ وقت میرے نزدیک آج کا وقت ہے۔ اگر نظریاتی دنیا سے اتر کر واقعاتی دنیا میں سچائی کی نظر سے آپ اس دنیا کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت اپنی جگہ رہے گی کہ انسان ایک دوسرے سے بالکل مشابہ ہو چکے ہیں۔ دین حق کے پیروکار ممالک میں بھی اسی طرح بداخلاقیاں ہیں جس طرح غیر دنیا میں بداخلاقیاں ہیں۔ کچھ پہلو کسی ایک کے زیادہ خراب ہیں کچھ پہلو کسی دوسرے کے زیادہ خراب ہیں۔ لیکن بالعموم انسان ایک جنس بن چکا ہے۔

پس دو سمندر جن کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے، یہ دو طریق سے مل سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ مشرقی مذاہب سے تعلق رکھنے والے سمندر جب مغربی مذاہب کے ساتھ آپس میں اختلاط کریں تو دونوں اپنی اپنی برائیاں دوسرے میں سرایت کر دیں اور ایک یہ پہلو بھی ہو سکتا ہے کہ نسبتاً جو اچھی باتیں کسی ایک سمندر کا خاصہ دکھائی دیتی ہیں وہ دوسرے سمندر میں سرائیت کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نہایت ہی حساس مقام ہے۔ اس مقام پر جماعت احمدیہ کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے کہ جہاں جہاں دین حق کا سمندر غیر دینی اقدار سے ملتا ہے وہاں ہمارے دین کا سمندر نیکیاں سرائیت کرنے والا سمندر اور بدیاں قبول کرنے والا سمندر نہ بنے۔ چنانچہ وہ احمدی جوان سمندروں میں بس رہے ہیں اور جہاں جہاں احمدیت سرایت کر رہی ہے وہاں فیصلہ کن امر یہ ہوگا کہ ہم اپنی اخلاقی اور روحانی قدروں کو ان سمندروں میں سرایت کرنے

(باقی صفحہ پر)

جمہوریت کے دشمن مولوی امن عامہ کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ کا پریس ریلیز

ربوہ۔ جمہوریت اور اسلام کے دشمن بعض نام نہاد مولوی ملک میں امن عامہ کا مسئلہ پیدا کرنے کے لئے بار بار جماعت احمدیہ کے بارے میں من گھڑت اور جھوٹے بیانات دیتے رہتے ہیں اور جھوٹ کے کھل جانے اور جگ ہنسائی کے باوجود ایسے نت نئے جھوٹ گھڑنے سے قطعاً ندامت محسوس نہیں کرتے۔

ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ کے مرکزی نمائندہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ نے اپنے ایک پریس ریلیز میں کیا۔ وہ گذشتہ روز ایک اخبار میں کسی مولوی کی طرف سے شائع ہونے والے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے کہ

"قادیانیوں نے ربوہ اور دیگر مقامات پر قرآن کریم کے سات نسخوں کو شہید اور نذر آتش کیا ہے اور سانحہ بہاولپور روس اور احمدیوں کے خفیہ منصوبے کا نتیجہ ہے۔"

ترجمان نے اس بیان کو مضحکہ خیز اور کذب بیانی کی ایک واضح مثال قرار دیا اور اس نیم خواندہ ملاں کی سیاسی بصیرت پر تعجب کرتے ہوئے کہا کہ نامعلوم ایسے ملاؤں کو وہ راز کہاں سے ہاتھ لگ جاتے ہیں جو عالمی شہرت کی حامل سراغ رساں ایجنسیاں بھی معلوم نہیں کر پاتیں۔

ترجمان نے ایسے ہی ایک سیاسی مولوی منظور چنیوٹی کے بے باکی سے ایک اور کھلا بولے ہوئے جھوٹ کا ذکر بھی کیا جس میں اس نے امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد کی طرف یہ جھوٹا بیان منسوب کیا ہے کہ

"ستمبر ۱۹۸۹ء تک مولانا منظور احمد چنیوٹی قتل کر دیئے جائیں گے یا ہلاک ہو جائیں گے۔"

ترجمان نے کہا کہ یہ منظور چنیوٹی کی ضمیر کا بوجھ اور جھوٹ کا خوف ہے جو ان کو بے چین کئے ہوتے ہے جبکہ وہ کسی کیسٹ یا تقریر سے امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ نہیں دکھا سکتے۔ انہوں نے کہا اس نام نہاد عالم دین کا یہ جھوٹ قیامت تک اس کا پیچھا کرتا رہے گا اور دراصل یہ ذلت بھی انکو مباہلے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے جس سے وہ بری نہیں ہو سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

وفا ۱۳۶۸ ہش جولائی ۱۹۸۹ء

اعمال کی کڑیاں

کوئی شخص ایک کھلے میدان میں لیکچر دے رہا تھا۔ لوگوں کو سمجھا رہا تھا کہ ہر بات اپنے وقت پر ہی اچھی لگتی ہے۔ حاضرین میں سے ایک نوجوان بولا۔ میں نمازیں تو پڑھتا ہوں لیکن یہ بات ہے کہ کبھی کبھی اصل وقت سے دیر ہو جاتی ہے۔ میرا کیا بنے گا۔ لیکچر کرنے والے نے کہا تم سفر کے لئے کہیں جانا چاہو گے تو سٹیشن پر جانے سے پہلے تمہاری گاڑی نکل گئی ہو گی۔ سوال کرنے والے نے سمجھا کہ لیکچر دینے والے نے اس کی بات نہیں سمجھی اور یونہی جواب دے دیا ہے۔ اس نے اپنا سوال پھر دہرایا۔ اور لیکچر دینے والے نے ذرا وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ بات میں نے پہلے بھی سمجھ لی تھی اور اب بھی سمجھ لی ہے اور میرا وہی جواب ہے جو پہلے تھا۔ سوال کرنے والے نے کہا سمجھ نہیں آئی کہ نماز دیر سے پڑھنے کا گاڑی کے نکل جانے سے کیا تعلق ہے۔ وہی نہیں باقی لوگ بھی حیران تھے کہ جواب یہ دینے کی بجائے کہ اگلے جہان میں تمہیں سزا ملے گی یہ جواب کیا ہوا کہ گاڑی نکل جائے گی۔ لیکچر دینے والے نے وضاحت کی کہ انسانی اعمال ایک زنجیر کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہی اعمال عادت بن جاتے ہیں تو ایک عمل پھیل کر دوسرے اعمال کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کو عادت یہ پڑ جائے کہ وہ کوئی خاص کام دیر سے کرتا ہے تو اس کی یہ عادت دوسرے کاموں کو بھی متاثر کرے گی۔ ایک کام میں تاخیر کی عادت دوسرے کاموں میں بھی تاخیر کا باعث ہو گی۔

ہمیں اس بات کا احساس تو بہت کم ہوتا ہے لیکن نقصان بہت زیادہ یا اگر عادت اچھی ہے تو یوں کہہ لیجیئے کہ فائدہ بہت زیادہ حقیقت یہ ہے کہ دن میں پانچ نمازوں کے اور فوائد اپنی جگہ پر یہی بہت بڑا فائدہ ہے کہ زندگی کے ہر کام کو منظم کرنے میں ان سے مدد ملتی ہے۔ صرف اخلاص اور دردِ دل کی ضرورت ہے۔ پانچوں نمازیں پڑھیں اور وقت پر پڑھیں تو ہو نہیں سکتا کہ زندگی کے باقی معمولات میں کسی قسم کی بے راہروی پیدا ہو یا کسی اور کام میں لیت و لعل سے کام لیا جائے۔

آخر ہمارے اعمال ایک زنجیر ہی تو ہیں۔

وہ اگر سنگ بدست آئے تو آنے دو اُسے
آگ آنکھوں سے لگائے تو لگانے دو اُسے

میرے ترکش میں بھی ہیں آہِ سحرگاہ کے تیر
میری تقدیر سے تدبیر لڑانے دو اُسے

ــــــ ابوالاقبال

بقا کی راہ فنا ہے تو موت کا کیا ڈر
ہر ایک حال میں رہتے ہیں ہم تو سینہ سپر

جو اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھ سکتا ہے
کسی کی آنکھ کے تنکے پہ کیوں ہے اسکی نظر

فقیہِ شہر نے کہہ دی ہے اپنے دل کی بات
ہماری بات بھی آئے گی اپنے ہونٹوں پر

وہ دیکھتے ہیں کہ میں کچھ خموش بیٹھا ہوں
میں چاہتا ہوں سنیں سب اُنہیں کا شور و شر

اُنہیں یہ ڈر ہے سنگھاسن نہ ڈولنے لگ جائے
ہماری خاک نشینی کو خوف ہے نہ خطر

جہاں چھتوں کی منڈیروں پہ ہیں دیئے روشن
اُسی گلی کے پتے سے ملے گا میرا گھر

میں انتظار میں کب تک رہوں یہ کون کہے
فراق بھی ہے مرے واسطے تو وصل اثر

کسی نے روک دیا دو ورق کا لکھنا بھی
کسی نے خوب لکھا اِس حسین موقعہ پر

جو راہ روک کے بیٹھے ہیں ان کو یاد رہے
وہ طے کریں گے کسی دن ہمارے ساتھ سفر

نسیمؔ تُو تو نہ کہہ کر بھی کہہ گیا سب کچھ
زباں کے لفظ ہیں یا یہ ہیں تیرے دل کے گہر

ــــــ نسیم سیفی ــــــ

کیا آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کا تحریک جدید کا کھاتہ بحال کروا چکے ہیں

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی — آج سے ساٹھ سال قبل کی بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھا

گرجا ریسٹارنٹ بن رہا ہے

دین حق کی تعلیم کا کمال دیکھو کہ وہ میدانِ جنگ میں بھی عبادت گاہوں کے گرانے اور برباد کرنے کا حکم نہیں دیتا بلکہ انکی حفاظت کی ہدایت کرتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ کس قوم اور کس مذہب کی عبادت گاہ ہے، پھر دین حق کے کمال کو اس رنگ میں دیکھو کہ حضرت بانی سلسلہ کی بعثت کے ساتھ کسر صلیب کی جو پیش گوئی کی تھی وہ کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔ عیسائیت کیا بوجہ اپنی تعلیم کے عملی معیار پر پوری نہ اترنے کے اور کیا بوجہ علم اور سائنس کی روشنی میں ثابت نہ ہو سکنے کے گر رہی ہے، اور حضرت بانی سلسلہ نے جو نیا علمِ کلام عیسائیت کے بُت اور صلیب کے معبود کو پاش پاش کرنے کے لئے عطا فرمایا ہے۔ اس نے مُردہ پرستی کے معابد کے کنگروں کو ہلا اور گرا دیا ہے لیکن حق ناشناس منکروں نے اس پر زور دیا کہ صلیب کہاں ٹوٹی۔ حالانکہ صلیب سے مراد اس مذہب کی شکست تھی لیکن غیور خدا نے اپنے مامور کو اس رنگ میں بھی صادق ثابت کر دیا، اور عیسائی دنیا میں گرجوں اور صلیبوں کے توڑے جانے کے مناظر نظر آنے لگے، روس کے ستم ظریفوں نے تو پچھلے دنوں ایک جہاز بھر کر گرجوں کے گھنٹوں اور صلیبوں کو بھیجا تھا۔ میدان جنگ میں جسقدر گرجے برباد اور صلیبیں جو ان پر نصب تھیں شکست ہوئیں، وہ تاریخی داستان ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے یہاں ان نظاروں کو دیکھتا ہوں کہ گرجے گرائے جا رہے ہیں اور صلیبیں ٹوٹ رہی ہیں۔

ابھی ابھی ایک لنڈن چرچ عنقریب ریسٹارنٹ بن جانے والا ہے۔ یہ گرجا لنڈن کے نہایت مشہور اور آباد و پر رونق حصہ پکاڈلی سرکس کی گریٹ ونڈمل سٹریٹ میں سینٹ پیٹرز چرچ کے نام سے کھڑا ہے، اس کے پاس ہی ایک بڑا تھیٹر ہے۔ لارڈ ڈربی کے دادا نے اس کا بنیادی پتھر رکھا تھا اور ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا نے بھی اس کے لئے چندہ دیا تھا۔ لارڈ گلیڈ سٹون اس گرجا میں عبادت کے لئے آیا کرتے تھے جو لوگ لنڈن کے اس حصہ کو جانتے ہیں وہ اس کی شہرت اور دلچسپیوں سے بھی واقف ہیں۔ مجھے ان تصریحات میں جانے کی ضرورت نہیں، اب اس گرجا کے لئے لنڈن کی ایک مشہور ریسٹارنٹ رکھنے والی فرم نے چالیس ہزار پونڈ اس کے لئے پیش کیا ہے، تاکہ اس جگہ کو موقع اور محل کی مناسبت سے آباد رکھنے کے لئے ریسٹارنٹ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے۔ جو لوگ گرجوں کو اس مصیبت اور آخری قسمت سے بچانے کیلئے یہاں سعی کرتے ہیں، وہ اس کو بھی بچانے کے درپے ہیں، دیکھنا چاہیئے کہ انجام کیا ہوتا ہے، لیکن اگر یہ گرجا بالفرض محال بچ بھی جائے تو اور بیسیوں ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں۔ اور ان کی صلیبیں ظاہری رنگ میں سرنگوں ہو چکی ہیں، ان نظاروں کو دیکھ کر کوئی ہے جو فائدہ حاصل کرے۔

بے در اور بے گھر عورتوں کے لئے قیام گاہ

لنڈن کی عورت کی آزادی کی جو بھیانک تصویر ہندوستان میں بعض وقت کھینچی جاتی ہے۔ اسے چھوڑ دو، یہاں کی عورت نے تعلیم کے تمام شعبوں میں جس قدر ترقی کی ہے، وہ حیرت انگیز ہے اور اب مردانہ کھیلوں اور جفاکشی اور جُرأت اور بہادری کی صف میں بھی وہ آگے نکل رہی ہے، ان تمام باتوں سے قطع نظر کر کے اپنی صنف کے لئے جو کام عورت یہاں کر رہی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ متعدد سوسائٹیاں عورتوں کی ہیں، جن میں ان عورتوں کے لئے شریفانہ کام مہیا کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے، جن کو زندگی بسر کرنے کے لئے کام نہیں ملتا۔ اور مختلف طریقوں پر شریف مستورات کی مدد کی جاتی ہے۔ بہت سی عورتیں بے در اور بے گھر ہونے کی وجہ سے ادنیٰ درجہ کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں، ایسی عورتوں کو گری ہوئی زندگی سے محفوظ رکھنے کے لئے حال میں چند مستورات کی ایک مستعد جماعت نے مکانات بنانے کا انتظام کیا ہے۔ جہاں ایسی عورتوں کو شب بسری کے لئے بستر مہیا کیا جائے گا۔ ابھی ایک مکان تیار ہو گیا ہے۔ جسے ملکہ معظمہ نے جا کر ملاحظہ کیا۔ اور لنڈن کے لارڈ میئر نے اس کا افتتاح کیا ہے، دوسرے مکان کے لئے بھی روپیہ مل گیا ہے۔ اور تیسرے کے لئے آ رہا ہے۔ آمدنی کی رفتار اس وقت سترہ سو پونڈ ماہانہ ہے۔ اور اس پر ۱½ فیصدی صرف تحصیل کا خرچ ہے۔ اس مکان میں جو تیار ہو کر کھل گیا ہے۔ ۴۵ عورتوں کے لئے خوابگاہ ہے۔ ان میں ایک شلنگ روزانہ دینا پڑے گا، جس میں ان کو بستر، گرم پانی غسل کے لئے اور کھانا دیا جائے گا، اس تحریک کی بانی عورت لنڈن اور اس کے نواح اور صوبجات میں اس قسم کے مکانات کا سلسلہ وسیع کرنے کا یقین رکھتی ہے۔ میں نے اس گھر کو جا کر دیکھا۔ اور وہاں کھڑے ہو کر حضرت میر ناصر نواب صاحب کے لئے دعا کی، جو اس قسم کی روح اپنے اندر رکھتے تھے، قادیان میں دار الضعفاء کی تجویز اس کا آغاز اس کا بنیادی پتھر رکھنے کا دن اور اس کی ترقیات کا سارا سماں میری آنکھوں کے سامنے آ گیا کہ کس طرح پر نوع انسان کی خدمت کرنے والے لوگ مر کر زندہ رہتے ہیں، میں دنیا میں نیکی کو قائم رکھنے والے اور نیکوں کے نیک نام کو زندہ رکھنے والی روحوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ دار الضعفاء کو بڑھائیں اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کی یادگار کے طور پر اس حصہ کا نام ناصر پور رکھ دیں، اور قادیان میں مکان بنانے والے احباب اس امر کا خیال رکھیں، کہ جب وہ اپنے مکان کا بنیادی پتھر رکھیں تو غریبوں کی جھونپڑیوں کے لئے کچھ نہ کچھ حصہ اپنے مصالحہ تعمیر سے دے دیا کریں، تاکہ وہ کچے مکان پختہ کی صورت میں تبدیل ہو سکیں، اور اس کے ساتھ اور زمین وغیرہ خریدی جا سکے۔

عدالت طلاق کے لطائف

عدالتہائے طلاق میں بعض اوقات عجیب وغریب لطائف ہوتے ہیں۔ میں ان لطائف کا ذکر اپنے دوستوں اور عزیزوں کے مذاق کو بگاڑنے کے لئے نہیں کرتا، کہ مجھے اس امر سے ہمیشہ نفرت اور چڑ رہی ہے۔ اور میں سلسلہ کے اخبارات میں ایسا مذاق پیدا ہوتے دیکھ بھی نہیں سکتا اور بعض اوقات میں نے اپنے مخلص اور معزز معاصرین سے اس کے متعلق اختلاف کر لیا۔ میں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہاں حالت کیا ہو چکی ہے۔ اور یہ اسلام کی طرف انہیں لانے پر مجبور کر رہی ہے۔

طلاق کی ایک عدالت میں ۷۷، درخواستیں طلاق کی ایسی تھیں۔ جن میں مدعا علیہم کی طرف سے پیروی میں کوئی جواب نہیں دیا گیا، جب جج ۱۲، ایسی درخواستیں سُن چکا تو اس نے کہا کہ کیا کوئی ایسی تجویز ہو سکتی ہے جو قانوناً بھی جائز ہو۔ ایسے مقدمات کے فیصلہ میں وقت بھی بچ جائے! جب پچاسویں درخواست پر پہنچا تو اس نے کہا کہ اگر ناظر خزانہ حقیقت میں آمدنی کے کچھ اور ذرائع چاہتا ہے، تو یہ بہتر ہوگا، کہ طلاق کی ڈگریوں پر ڈاکخانہ میں ٹکٹ لگانا لازمی کر دے۔

ایک مقدمہ طلاق میں شوہر نے دو سو پونڈ کا ہرجانہ طلب کیا تھا، جج نے کہا کہ جیوری کی عدم موجودگی میں مجھ سے اس مقدمہ کا فیصلہ چاہا جاتا ہے۔ اور اس قسم کی بیوی کے خلاف ۲½ سو پونڈ ہرجانہ مانگا جاتا ہے، جسے میں تو اس کی قیمت اڑھائی شلنگ سے زیادہ قرار نہیں دیتا۔ حقیقت میں جج نے اخلاقی معیار کو بہت اونچا کر دیا ہے۔ یعنی اگر ایسی عورت (جس کا شوہر اس کی بداخلاقی پر طلاق چاہتا ہے) کی بداخلاقی کا معاوضہ ایک رقم کثیر ہو تو یہ اس کی قیمت ہوگی، حالانکہ اخلاق کی نظر میں اس کی کچھ قیمت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس نظر سے معاوضہ کی درخواستیں کم ہو جائیں گی، اور قطع تعلق ہی اخلاقی سزا کافی ہوگی۔

لیکن سچ یہ ہے۔ کہ یہ مصیبت طلاق کے قانون اور اسباب طلاق کی اصلاح کی ضرورت کی وجہ سے ہے۔ عیسائی مذہب نے طلاق محض زنا کی حالت میں رکھا ہے، بحالیکہ اور اسباب بھی طلاق کے داعی اور واجب ہو سکتے ہیں، اور اگر اس مسئلہ کی حقیقت کو واضح کیا جائے تو ایک ہی وقت میں اس سے دو فائدے حاصل ہو سکتے ہیں، عیسائیت کے موجودہ نقص تعلیم اور دین حق کے کامل مذہب ہونے کا اظہار ہو جائے گا، اور اس خوبی کی وجہ سے مردوں اور عورتوں میں دین حق کے لئے بہترین جذبات پیدا ہو سکتے ہیں، لیکن ضرورت ہے کہ اس کے تمام پہلوؤں پر بحث ہو۔ اور شادی کثرت ازدواج اور طلاق ان ہر سہ امور پر لکھا جائے، یہاں کی معاشرتی زندگی میں ایک انقلاب آ رہا ہے۔ اور وہ انقلاب کسی بہتر مستقبل کی امید دلاتا ہے۔ اگر عورتوں کو سمجھ آ جائے کہ دین حق ان کے حقوق مقابلۃً کیا قائم کرتا ہے۔ اور ان کی حیثیت کیا قرار دیتا ہے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان میں جلد دینی تعلیم کا اثر ہو سکتا ہے۔

اڈنبرا کے ایک زنانہ مشنری کالج میں

اڈنبرا سکاٹ لینڈ کا دارالخلافہ ہے۔ میں سلسلہ کے ایک کام کے لئے وہاں گیا۔ اور مجھ کو دو چار دن وہاں ٹھہرنا پڑا۔ میں نے اڈنبرا میں جو کچھ دیکھا۔ اس کی تفصیلات کا یہ موقعہ نہیں بلکہ مندرجہ بالا نوٹ کے سلسلہ میں میں ایک واقعہ کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ اگر کوئی بات معقولیت کے ساتھ یا ایسے انداز میں جو مؤثر ہو سکے کہی جائے۔ تو وہ کچھ نہ کچھ نتیجہ پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

اڈنبرا کا یہ مشنری کالج محض مشنری عورتوں کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ وہاں عورتیں اپنی تعلیمی ڈگریاں پا لینے کے بعد یا مشنری رجحان رکھنے کے باعث داخل کی جاتی ہیں۔ میرے ساتھ عزیزم علی محمد صاحب (جو مخدومی سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب سکندر آبادی کے صاحبزادے ہیں) تھے۔ چونکہ فری یونائیٹڈ چرچ کے جنرل سیکرٹری نے کالج کی پرنسپل کو ٹیلیفون پر کہدیا تھا کہ میں ان کا کالج دیکھنے کے لئے آرہا ہوں۔ وہ میری منتظر ہی تھیں۔ اخلاق کے ساتھ برتاؤ اور اکرام ضیف ان لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ میرے لئے کوئی نئی بات نہ تھی۔ پرنسپل صاحبہ نے مجھے اپنے کالج کے مختلف حصے۔ کلاس روم، لڑکیوں کے رہنے کے کمرے، کالج کا گرجا لائبریری وغیرہ دکھائے۔ اس عرصہ میں مختلف امور پر پُرلطف گفتگو بھی ہوتی جاتی تھی۔

عمارت نہایت شاندار مگر سامان نہایت سادہ تھا۔ عمارت کے دامن میں غرباء کے مکانات ہیں۔ پرنسپل صاحبہ نے کہا کہ ہم نے ایسی جگہ مکان بنایا ہے۔ جہاں سے ہم غرباء کو دیکھ سکیں اور ان سے محبت کر سکیں۔

عرفانی نے کہا۔ اگر یہ مقصد تھا تو آپ ان کے جھونپڑوں میں جا کر رہتے۔ ویسا ہی کھانا کھاتے۔ ایسی شاندار عمارت کی کیا ضرورت تھی۔ مسیح کو تو ساری عمر لومڑیوں کی ماندوں اور پرندوں کے گھونسلوں پر رشک آتا رہا۔ اگر آج یہاں مسیح آجائے، تو وہ اس گھر میں داخل نہ ہو۔ کیونکہ وہ اس کو پسند نہیں کرے گا۔ دنیا کی دولت اور خزانے تو اس کو شیطان نے دکھائے تھے۔ پرنسپل صاحبہ کے پاس اس کا جواب تو کچھ تھا نہیں۔ مسکرا پڑیں۔ کالج میں بعض لڑکیاں اسلامی ممالک میں جانے کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکی ہیں۔ مثلاً ایک نے کہا کہ وہ شام جائے گی۔ اور عنقریب بیروت جاکر دو سال عربی پڑھے گی۔ وہ ڈاکٹر ہے۔ میں نے اسے کہا کہ تم یروشلم کیوں نہیں جاتی۔ وہاں جاکر مسیح کی زندگی کا کھنڈرات میں مطالعہ کرو۔ اور وہاں جاکر تم یہ لباس تو رکھ نہیں سکتی ہو۔ اس نے کہا۔ کہ میں نے تو سر کے پورے بال رکھ لئے ہیں۔ میں کٹواتی نہیں۔ اور وہی لباس اختیار کر لوں گی۔

آخر میں ایک افریقہ کی مشنری عورت اور ایک طالب علم مشنری نوجوان لڑکی سے گفتگو ہوئی۔ جبکہ ہم کو چاء پیش کی گئی مشنری عورت سے جب میرا انٹروڈیوس کرایا گیا، تو اس نے ہاتھ بڑھایا۔ اور میں نے معذرت کر دی۔ اور اس کی تصریح کی۔ اسی سلسلہ میں میں نے کہا۔ کہ میرا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ عورت دنیا میں گناہ لے کر آئی۔ یہ عورت کی بہت بڑی بے عزتی ہے اور میری سمجھ میں نہیں آتا۔ عورت جو آج مردوں سے اپنے حقوق کے لئے جھگڑتی ہے۔ کیونکر یہ ذلّت گوارا کر سکتی ہے، عورت ایسی چیز نہیں۔ کہ وہ ہر آدمی کو اپنا ہاتھ پیش کرتی رہے۔ جس پر اس مشنری عورت اور مشنری طالب علم کو اعتراف کرنا پڑا کہ یہ تعلیم بہت ہی اچھی ہے۔ اور ہم پہلی دفعہ سُنتے ہیں۔

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

عیسائیت کا عملی زوال ہر جگہ نظر آتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی کبھی نہیں سمجھنے چاہئیں۔ کہ لوگ عیسائیت سے بددل ہونے کے باوجود مشنریوں کے کاموں میں مدد نہیں دیتے۔ اس ملک کی ذہنیت عجیب واقع ہوئی ہے۔ پچھلے سال لارڈ انچکیپ نے مشنریوں کے خلاف ایک زبردست تقریر کی۔ اور کہا کہ ان کو باہر سے بلا لینا چاہیئے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ وہ باہر جائیں۔ اس پر بہت کچھ لے دے ہوئی۔ مگر جب نئی دہلی میں گرجا بنانے کا سوال آیا۔ تو لارڈ انچکیپ ہی نے ایک بہت بڑی رقم اس کے لئے دے دی۔ پس ہم کو بہت بڑا مقابلہ دین حق کی اشاعت کے لئے کرنا ہے۔ میں جب اس قسم کے واقعات لکھتا ہوں۔ تو میری غرض صحیح حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے طریق عمل تجویز کرنے میں مدد دینا ہوتا ہے۔

ہاؤس آف لارڈز کے ممبروں کو نماز پڑھانے کے لئے مختلف بشپوں کی ہفتہ وار ڈیوٹی ہوتی ہے۔ چنانچہ پچھلا ہفتہ بشپ آف لورپول کی ڈیوٹی کا دن تھا۔ یہاں کے اخبارات کے رپورٹروں کو کوئی نہ کوئی اچھوتا مضمون تلاش کرنا ہوتا ہے۔ ڈیلی میل کے ایک عنوان "لوگ اور ان کے کام" کے ایڈیٹر صاحب ان سے بھی جا ملے۔ اور ان سے دوران گفتگو میں ان کے آنے کی وجہ معلوم کی، تو انہوں نے کہا کہ میں ہاؤس آف لارڈز کے ممبروں کو نماز پڑھانے آیا ہوں، بدھ کے سوا ہر روز یہ نماز ساڑھے دس بجے صبح کو ہوتی ہے۔ اور بدھ کو پونے تین بجے بعد دوپہر۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ منگل کے دن نماز میں ایک ہی آدمی تھا۔

اسی طرح ایک بشپ صاحب مشنریوں کی ایک کانفرنس میں لیکچر دے رہے تھے۔ کہ انہوں نے دیکھا۔ سامعین بجائے سُننے کے سو رہے ہیں، تب انہیں کہنا پڑا، کہ صاحبو اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ میں نے جب اس واقعہ کو پڑھا تو مجھے ہنسی آگئی۔ اور میں بے اختیار اپنے کمرہ میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ ہنسی مجھے دو باتوں سے آئی۔ ایک تو اپنے ایک معزز اور محترم بھائی کا (جو سلسلہ کے کام میں مشہور ہیں، اور ان کی ذات علوم دینیہ اور حقائق دینیہ کے لئے مشارٌ الیہ) ایک مقام پر لیکچر ہو رہا تھا، حاضرین سو گئے۔ مگر وہ لیکچر دیتے رہے۔ جب لیکچر ختم کر چکے۔ تو انہوں نے کہا، اٹھو بھائیو لیکچر ختم ہو گیا۔

دوسرے ہنسی کی وجہ مشنری صاحبان کا عذر تھا۔ انہوں نے اپنے عمل سے بشپ صاحب کو بتلایا۔ کہ صاحب ہمارے وعظوں میں سامعین کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کوئی اس کا علاج تجویز کیجئے۔ لیکچروں اور خطبات میں نیند کا آجانا ایک طبعی امر سا ہو گیا ہے۔ اور یہ ایک لطیف بحث ہے۔

(عرفانی)

عبدالمغنی صاحب راولپنڈی

یادِ رفتگان

چوہدری احمد جان صاحب

محترم چوہدری صاحب سے میری واقفیت چالیس سال پرانی تھی۔ وہ میرے والد صاحب کے دوستوں میں سے تھے اور اس لحاظ سے میرے ساتھ ہمیشہ بہت شفقت سے پیش آتے مجھ سے کئی مرتبہ ایسی باتیں بھی سرزد ہوئیں جو کسی کے لئے بھی باعث ناراضگی ہو سکتی ہیں۔ لیکن وہ ناراض نہیں ہوئے۔ وہ تو کسی سے بھی ناراض نہ ہوتے تھے۔ اور مجھے تو کہا کرتے تھے کہ تم میرے دوست کے بیٹے ہو۔

جہاں تک میں نے آپکو دیکھا ہے ان کا مقصدِ حیات جماعت اور احبابِ جماعت کی بے لوث خدمت تھا۔

جب وہ ملازم تھے۔ جتنا وقت ان کا بچتا وہ جماعت کی خدمت میں صرف کرتے اور رخصت کے دن تمام دن جماعتی کاموں میں مصروف رہتے۔ ریٹائر ہونے کے بعد جب وہ امیر ہوئے تو صبح نو بجے بیت الحمد تشریف لے آتے اور ظہر کی نماز پڑھ کر واپس جاتے اور مغرب کی نماز سے پہلے پھر بیت الحمد تشریف لے آتے اور عشاء کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جاتے۔

بیت الحمد میں جب دوست نماز میں تشریف لاتے تو پہلے چوہدری صاحب سے ملتے۔ میں نے ان کا دفتر ایسے مواقع پر دوستوں سے بھرا ہوا دیکھا اور بہت ہی بے تکلفانہ انداز میں اپنی اپنی ضرورت اور پریشانی بیان کرتے۔

چوہدری صاحب ہمیشہ ایسے ضرورت مندوں حاجتمندوں، بیماروں سے فرماتے کہ نماز سے واپسی پر ایک ڈاک کا لفافہ خریدیں اور آج ہی حضرت صاحب کی خدمت میں اپنی حاجت تحریر کریں۔ اور دعا کی درخواست کریں اور اکثر یہ ہوتا تھا کہ لفافہ اپنے پاس سے دیتے کہ نماز کے بعد بیت الحمد میں ہی لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے تحریک کریں اور خود بھی دعا کرنے کا وعدہ کرتے۔ ضروری مشورہ سے بھی نوازتے۔ مثلاً بیمار کو فرماتے کہ ہمارے فلاں دوست ڈاکٹر ہیں ان کے پاس جائیں۔ اور کسی کو کہتے کہ فلاں دوست شاید آپ کی مدد کر سکیں۔ ان کے پاس چلے جاویں۔ تعارفی خط بھی دے دیتے۔ بطور امیر ان کا رویہ کسی افسر کا سا نہ تھا۔ بلکہ "قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے" والا معاملہ تھا۔ وہ جماعت اور احباب جماعت کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔

مالی معاملات میں بہت محتاط ہے۔ ہفتہ میں دو دن سیکرٹری مال کے دفتر میں بیٹھتے تھے اور بغور جائزہ لیتے۔ بغیر ضرورت کے ایک پنکھا بھی چلنے کی اجازت نہ دیتے تھے اور بیت الحمد کے ٹیلیفون کے غلط استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ احباب جماعت کو شکل سے پہچانتے تھے۔ اور اکثر کے والدین سے واقف تھے۔ گھر سے باوقار طریقہ سے چلتے ہوئے بیت الحمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشریف لاتے۔ مجھے کئی بار ان کے ساتھ چلنے کا موقعہ ملا۔ بڑی سڑک کے فٹ پاتھ پر معذور لوگ بیٹھے ہوتے ہوتے تھے۔ وہ سب کو کچھ نہ کچھ دیتے تھے۔ کیا دیتے تھے۔ کتنا دیتے تھے۔ مجھے کبھی علم نہ ہو سکا۔ وہ جیب سے بند مٹھی نکالتے اور دے دیتے۔

کئی دفعہ انہوں نے مجھے اپنی زندگی کے ایمان افروز واقعات سنائے میرے خیال میں ان واقعات کو وہ تحریر میں نہیں لائے۔

جماعتی ڈاک خود کھولتے اور نوٹ تحریر کرتے اور جس قدر جلد ممکن ہوتا جواب ارسال کر دیتے۔

باتیں بہت ہیں کیا کیا تحریر کروں۔ پچھلے سال میں بیمار ہوا۔ ایک ماہ تک مجھے کچھ ہوش نہ تھا۔ میری بیوی بتلاتی ہے کہ چوہدری صاحب ہر روز یا دوسرے دن تشریف لاتے۔ میرے سرہانے کھڑے ہو کر زیر لب دعائیں کرتے اور واپس تشریف لے جاتے۔ میرے بچے درخواست کرتے کہ تشریف رکھیں۔ چائے کی ایک پیالی پی لیں۔ لیکن وہ خاموشی سے واپس تشریف لے جاتے۔ حالانکہ وہ خود بیمار تھے۔ میں نے ایک وصیت تحریر کی ہوئی ہے اور اپنے ایک لڑکے کے پاس محفوظ کی ہوئی ہے۔ وصیت میں میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ میری نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے چوہدری صاحب سے درخواست کریں۔ وہ مجھ سے پہلے ہی اپنے مولا کے حضور سرخرو ہو کر حاضر ہو سکے۔

چوہدری صاحب کی بیوی عرصہ ہوئے وفات پا گئی تھیں۔ اس صدمہ کو انہوں نے جس طرح برداشت کیا ان کا ہی حصّہ ہے اور بیوی کی وفات کے بعد جس طرح آپ کی اولاد نے انکو سنبھالا یہ بھی بہت قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آپ کی اولاد کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے وہ ایسے بزرگ دعاگو انسان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے۔

بہرحال انہوں نے اپنا مقصدِ حیات پالیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

جو کام سب سے زیادہ مغفرت کا سبب ہو گا۔ وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے

بقیہ: خلاصہ خُطبہ جمعہ

والے بن رہے ہیں جن کے ساتھ ہمارے رابطے ہو رہے ہیں یا اُن کی قدروں کو اپنانے والے بن رہے ہیں۔ اس صورت میں پھر قرآن کریم کی اس انتہائی منصفانہ وضاحت کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ باوجود اس کے کہ آپ دینِ حق کے سچے علمبردار ہیں یہ کہہ دینا کہ آپ صرف خوبیاں رکھتے ہیں اور برائیاں نہیں رکھتے اور غیر کلیتہً بدیوں کے علمبردار اور خوبیوں سے محروم ہیں، یہ درست نہیں۔ ان قوموں میں بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو موتیوں کی طرح چمک رہی ہیں اور انسانی زندگی کی بقا کے لئے مچھلیوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ تمام کائنات کی بقاء سمندروں پر منحصر ہے اور ہر توانائی کا اصل سرچشمہ ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے نہایت گہری بنیادی مثال آپ کے سامنے رکھی ہے تو انسان کی ایک ایسے زمانے سے ہے جہاں انسان بحیثیت انسان کھاری پانی کا سمندر سمجھ رہے ہیں، یہ بھی کچھ نہ کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ مذہبی جنونیوں کی طرح سچائی کو اپنا کر باقیوں کو اس سے کلیتہً محروم کرنے کی بجائے سچائی کے پرستار ہوتے ہوئے اس کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو جائیں کہ حقیقتوں کو تسلیم کرنے کی صلاحیت آپ کے اندر پیدا ہو۔ بُرے کو بُرا اور اچھے کو اچھا دیکھنے یا تسلیم کرنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس پہلو سے سائنسی WAVE SYSTEM لہری نظام سے آپ کو سبق سیکھنا چاہیئے۔

حضور انور نے اسی ضمن میں OSMOTIC PRESSURE کے قانون کا بھی ذکر فرمایا۔ جس کی رُو سے دو مائع چیزوں کے ملاپ کے وقت زیادہ نمکیات والی مائع چیز کم نمکیات والی چیز کا اثر قبول کرتی ہے۔ حضور انور نے دنیا میں ہر قسم کی زندگی کا انحصار اسی بنیادی قانون پر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا یہ بھی ایک کرشمہ ہے کہ جو دو مثالیں دی ہیں ان میں دینِ حق کی مثال ایسے میٹھے پانی سے دی ہے جس میں نمکیات کا جزو کم ہے، گویا اسے اثر قبول کرنے والا نہیں بلکہ اثر دینے والا بنا دیا اور یوں ہمارے مذہب کی آخری فتح کی خوشخبری بھی اس میں عطا کر دی گئی۔

حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ جو یہاں آئے ہیں یا دوسرے ملکوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، آپ کے لئے ناممکن ہے کہ ماحول سے زندگی کی قوتیں حاصل کئے بغیر یہاں اپنے وجود کو قائم رکھ سکیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اس نظامِ انضمام کو پیشِ نظر رکھیں کہ جو چیزیں صحت کے لئے قابل قبول بھی ہیں وہ بھی براہ راست جسم کا حِصّہ نہیں بنا کرتیں بلکہ ایک نظام میں سے گذر کر وہ جزو ہونے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔ تو پھر ان کو اجازت ملتی ہے کہ وہ جسم کا حِصّہ بنیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون پر آپ غور کریں۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یہاں چونکہ دو نظاموں کے ملنے کا سوال ہے اس لئے دو قانون خاص طور پر مَیں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ کہ آپ نے لازماً ان میں سرایت کرنا ہے۔ اس پہلو سے آپ کا مزاج لطیف ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کا مزاج کثیف ہو تو یہ قومیں آپکو ردّ کر دیں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مزاج کی لطافت سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اندر اخلاق ایسے لطیف ہوں کہ نفرت کرنے والوں کے اندر بھی سرایت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ان معنوں میں آپ کا سمندر میٹھے پانی کا سمندر بنا رہے گا اور ان معنوں میں آپ ان قوموں میں نفوذ کرنے کی ابتدائی شرط پوری کرنے والے ہونگے۔ جہاں تک مَیں نے جائزہ لیا ہے دنیا کا کوئی سچا مذہب اخلاق کے بغیر غیر قوموں میں سرایت نہیں کر سکتا۔ اعلیٰ اخلاق ہی تھے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان کامیابی کا موجب بنے، وہ اخلاق چونکہ قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ اس طرح مل جل گئے تھے کہ یہ ناممکن تھا کہ وہ اخلاق تو سرایت کریں اور قرآنی تعلیم سرایت نہ کرے، اس لئے جہاں جہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق داخل ہوئے وہاں لازمی طور پر قرآن کریم کی تعلیم بھی داخل ہوئی۔ اس راز کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یوں بیان کیا ہے کہ آنحضرت کے اخلاق قرآن کریم کے مطابق تھے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کے بعد اگر کسی قوت سے کام لیا ہے جس نے مخالفانہ طاقتوں پر کامل غلبہ پالیا تو وہ اخلاق ہی کی قوت تھی۔ اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ نے جو عارفانہ نظر سے دینِ حق کے اوّلین دَور کے غلبے کا تجزیہ فرمایا وہاں سب سے پہلے دعا کو رکھا اور پھر اخلاق کو اور بار بار اس بات پر زور دیا کہ اگر تم اخلاقِ فاضلہ سے کام نہیں لوگے تو تم دنیا میں کبھی بھی پنپ نہیں سکتے، کجا یہ کہ دوسروں پر غالب آجاؤ۔ پس آپکا ایک پہلو سے یہ فرض ہے کہ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں اور ایک ایسے لطیف وجود کے طور پر ان قوموں پر ظاہر ہوں کہ جس کی پاکیزگی سرایت کئے بغیر نہ رَہ سکے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ ہی آپکے نظریات بھی ان لوگوں میں نفوذ پانے لگیں اور یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعے دراصل رُوحانی قوتیں غالب آیا کرتی ہیں۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: دوسرا پہلو یہ ہے کہ SELECTIVE ہو کر یعنی احتیاط کے ساتھ چناؤ کرتے ہوئے ان کی اچھی باتوں کو اپنائیں اور ہضم کرنے سے پہلے دینی تعلیم کے مطابق ڈھال کر ان کو صاف ستھرا کر کے اپنے وجود کا پاکیزہ حِصّہ بناتے ہوئے ان کو ہضم کریں۔ اس پہلو کو مغربی ملکوں میں بسنے والی جماعتوں کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ ایک دوسرا پہلو جس کی طرف مَیں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب آپ اخلاقی قدروں کو ہی نہیں بلکہ ان کے افراد کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کریں گے تو اس وقت بھی یہی اصول کارفرما ہونا چاہیئے۔ جب مغربی قوموں سے لوگ آپ کے اندر داخل ہوتے ہیں تو ان کو اپنے دین میں ڈھالنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو پھر یہ اپنے اثرات آپ کے اندر داخل کر کے آپ کو کھینچ کر اپنا وجود بنالیں گے۔ کیونکہ جب وسیع پیمانے پر اختلاط ہوگا، تو لازماً اس کے نتیجے میں یہ جدوجہد پیدا ہونے والی ہے۔ یا آپ ان کے ہو جائیں گے یا یہ آپ کے ہو جائیں گے۔ ایسے موقع پر قرآن کریم نے تسبیح و تحمید اور استغفار کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اس بات کا پوری طرح شعور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کر لو گے کہ خدا برائیوں سے پاک ہے اور تم خدا کی طرف بلا رہے ہو لازماً تمہیں آنے والوں کو برائیوں سے پاک کرنا چاہیئے۔ اور اگر تم نے خود اپنے آپ کو برائیوں سے پاک نہ کیا تم خدا کی طرف بلانے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے اور پھر تمہارا داعی الی اللہ بننے کا حق ہی نہیں رہتا۔ حضور انور نے فرمایا۔ پس ضروری ہے کہ تم خدا سے دعا اور استغفار کرکے استغفار کے ذریعے مدد مانگو اور اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کرتے رہو کہ اے خدا! ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہم خود کمزور ہیں، جب ہم نے اقرار کر لیا کہ تیرے سوا کوئی پاک نہیں تو ہم بھی تو پاک نہیں۔ اس لئے ہماری کوششوں سے پاکی کسی کو عطا ہو جائے۔ یہ ممکن ہی نہیں جب تک تیری مدد شاملِ حال نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ وہ طریق ہے جس پہ ہمیں مغرب میں زندہ رہنا ہے۔ اگر ہم نے اس طریق کو اختیار نہ کیا تو یہ دو سمندر جو مل رہے ہیں انہوں نے قانون قدرت کے مطابق ان پر ضرور عمل پیرا ہونا ہے۔ اگر آپ سرایت کرنے والے نہ بنے تو یہ آپ میں سرایت کر جائیں گے۔ اگر آپ نے ان کے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا نہ کی تو یہ لازماً آپکو تبدیل کر لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی بہت ہی بنیادی اور اہم بات ہے کہ بہت سے ایسے نئے گھرانے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں جن کا پس منظر مشرقی ہے اور مشرقی پس منظر لازماً دینی نہیں ہے۔ اس لئے خطرہ یہ ہے کہ آپ مشرقی پس منظر کی برائیوں کو لے کر یہاں آئیں اور یہ ان کو اپنا دینی پس منظر سمجھتے رہیں اور دین حق کے خلاف ردِّ عمل دکھائیں اور پھر یہ بھی خطرہ ہے کہ اس مشرقی پس منظر کی بعض روایات ادنیٰ ہوں اور زندہ رہنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہوں اور خود آپ اس بارے میں ابہام کا شکار ہو چکے ہوں۔ آپ کو یہ نہ پتہ ہو کہ یہ دینِ حق نہیں ہے بلکہ بعض مشرقی قدریں ہیں اور ان کی مقابلتہً اعلیٰ قدروں سے شکست کھا کر آپ ایک احساس کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔ اس لئے بہت ہی اہم بات یہ ہے کہ دین کو الگ رکھیں اور مشرقی روایات اور مشرقی قدروں کو الگ رکھیں۔ اپنے دین کے اخلاق سے مزیّن ہوں، کیونکہ ان میں عالمی ہونے کی صلاحیت موجود ہے اور کوشش کریں کہ ان کی بدیوں سے متاثر نہ ہوں لیکن بدیوں سے اگر آپ نے متاثر نہیں ہونا تو لازم ہے کہ ان کی خوبیوں کا بھی اعتراف کریں ورنہ یہ لوگ آپ کو متعصّب اور جاہل اور اندھے سمجھیں گے۔ مثلاً سچائی کا جہاں تک تعلق ہے، اس امر میں کوئی بھی شک نہیں کہ عیسائی ممالک میں زیادہ سچائی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے ہر احمدی کو تسلیم کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرنا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ اس احساس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ تمام سچائیوں کا سرچشمہ ہمارا دین ہے۔ انسانی صورت میں اگر کوئی دینِ حق کا مجسّمہ تھا تو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا وہ صحابہ تھے جن کو آپؐ نے پیدا فرمایا۔

پھر حضور انور نے ان قوموں میں ایفائے عہد، حسنِ ظن، عدم تجسّس وغیرہ خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے ساتھ ساتھ ان میں بڑی خطرناک بدیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آپ کو چناؤ کرنا پڑے گا۔ ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ہوگا۔ ان کی خوبیاں نیکی کی بات ایمان والے کی گمشدہ متاع ہے، کے اصول کے تابع قبول کریں۔ کیونکہ ہر سچائی کا منبع اگر دینِ حق ہے تو جو سچائیاں یہاں بکھری پڑی ہیں، آپ ان سے کیسے نفرت کر سکتے ہیں وہ آپ کے دین ہی کی سچائیاں ہیں، انہیں آپ کو اپنانا پڑے گا۔ اِن کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ہوگا۔ اور اس سے وہ آپ کے اندر زیادہ دلچسپی لیں گے۔ کیونکہ اثر انداز کرنے والی سب سے بڑی طاقت سچائی ہوا کرتی ہے۔ اگر احمدیوں میں یہ قومیں سچے لوگوں کو دیکھیں تو لازماً یہ قومیں آپ کی طرف عظمت اور احترام سے دیکھنے لگیں گی۔ پس اس پہلو سے آپ کا روحانی طور پہ نفوذ کرنا اور پھیلنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بچوں کے ذریعہ آپ ضرور پھیلیں، کوئی اس سے آپ کو منع نہیں کرتا بلکہ میں تو تحریک کر رہا ہوں کہ وقفِ نو کی خاطر بھی بچے پیدا کریں۔ لیکن بچوں کے ذریعے پھیلنا کافی نہیں ہے۔ آپکی جسمانی پیدائش تعداد میں برکت تو دے سکتی ہے مگر آپ کے نظریئے کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کر سکتی۔ اگر اس سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ روحانی طور پر بڑھنا نہ سیکھیں تو یہ قومیں اگر آپ پر غالب نہیں آئیں گی تو آپ کی نسلوں پر غالب آجائیں گی۔ اس راز کو آپ کو سمجھنا چاہیئے۔ یہ زندگی کا راز ہے۔ آپ کو روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر صاحب نفوذ بننا ہوگا۔ ان کو کھینچنے کا اصل گُر آپ کے لطیف اعلیٰ قدروں والے اخلاق ہیں جو آپ کے دین کے بنیادی اصولوں پر قائم ہوں اور اس کی تعلیمات آپ کا وجود بن چکی ہوں اور آپ کے خلق اور آپ کے دین میں کوئی فرق نہ رہے۔ بالکل اسی طرح جس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ قرآن تھے۔ پس آپ اپنے اخلاق کی ڈوریاں ان پر پھینکیں، آپ کے اخلاق کی باریک اور نازک ڈوریاں ہیں جنہوں نے ان قوموں کو باندھنا ہے۔ اور باندھ کر سچائی اور خدا اور خدا کے رسول کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی طاقت آپ کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے اخلاق کی کمندیں ڈال کر ان قوموں پر قبضہ کریں ورنہ یہ قومیں آپ پر قبضہ کر لیں گی، اور آپکی نہیں تو آپکی اگلی نسلوں کی حفاظت اور بقاء کی پھر کوئی ضمانت نہیں دی جا سکے گی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری سابق مربی انڈونیشیا لُو لگ جانے کے باعث بہت نڈھال ہو رہے ہیں۔

○ محترمہ نزہت بشیر صاحبہ نے اپنی والدہ اور نانا جان (مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی) کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سردار نور احمد صاحب مرتضیٰ کو ایک حادثہ میں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا تھا جسکی کا اپریشن ہوا ہے مکرم عبدالمومن محمود صاحب بھی اس حادثہ میں زخمی ہوئے ہیں۔

احباب سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے

ڈاک کا لفافہ

احباب مطلع رہیں کہ یکم جولائی سے ڈاک کے لفافے کی قیمت اسی پیسے کی بجائے ایک روپیہ ہو گئی ہے

تبدیلی سائیکل

میرا سائیکل ییکو رنگ سیاہ نمبر ۷۹۲۲۸ S ۔ آٹھ جولائی ۱۹۸۹ء کو بوقت ۱۱ بجے صبح باجوہ مارکیٹ کے سامنے سے کوئی صاحب غلطی سے تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ برائے مہربانی اس پتہ پر مل کر سائیکل تبدیل کر لیں۔

مظفر احمد ولد محمود احمد اٹھوال کوارٹر ایوان محمود ربوہ

اطفال وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث کی خواہش تھی کہ اطفال وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں۔

اطفال بھائیو! کیا آپ نے اپنا چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں کیا تو جلد از جلد اپنا چندہ ادا کر کے حضور کی خواہش کو پورا کرنے میں اپنا ہاتھ بٹائیں

(سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

اطفال کی رخصتوں سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ وقار عمل کروائے جائیں۔ ہر ماہ کم از کم دو وقار عمل کروا کر ان کی رپورٹ مرکز کو ارسال کی جائے۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیان کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو علم ہو تو ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری اللہ دتہ صاحب وصیت نمبر ۱۶۲۵۶ ساکن ۲۴/۶ پرانی منڈی پتو کی ضلع قصور امریکہ چلی گئی ہیں۔ وہاں کا پتہ درکار ہے۔

۲۔ محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ابو نذر محمد بہاء الحق صاحب ایم اے ایم کام (سابق وکیل صنعت و حرفت) وصیت نمبر ۵۷۲۷

۳۔ مکرم محمد دین صاحب ولد مکرم باندین صاحب وصیت نمبر ۶۲۹۰ ملازم فوج ملتان چھاؤنی معرفت مکرم شیخ فضل الرحمن صاحب اختر صدر جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی۔

۴۔ مکرم رائے فضل حسین صاحب ولد رائے محمد خان صاحب وصیت نمبر ۱۶۰۲۲ ساکن چک نمبر ۳۱ جنوبی ضلع سرگودھا حال ربوہ دارالعلوم غربی۔

۵۔ مکرم محمد اقبال ولد برکت علی وصیت نمبر ۱۰۷ ۱۴ ساکن نفیس نگر پی۔ او خاص تعلقہ ڈگری ضلع تھرپارکر۔

۶۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ابوالخیر سعید احمد صاحب وصیت نمبر ۵۸۱۶ ساکن ستیاری ضلع نواب شاہ۔

۷۔ مکرم نواب دین صاحب ولد نتھے خاں صاحب وصیت نمبر ۶۰۵۲ قوم جٹ وڑائچ ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ۔

۸۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکبر خان صاحب قوم کھچی وصیت نمبر ۶۰۷ ۱ ساکن کالا خطائی ضلع شیخوپورہ۔

۹۔ مکرم میاں امام دین صاحب ولد مکرم کاکا صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۴۹ ساکن راجن پور۔

۱۰۔ مکرم سید نور الحق صاحب وصیت نمبر ۱۳۳۱۷ ساکن کوئٹہ حال ۱۲/۳۱ دارالعلوم غربی ربوہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

موصیان کرام

۱۔ جس جماعت میں تین یا تین سے زائد موصیان ہیں وہاں ایک مجلس موصیان قائم کی جائے جس کا ایک صدر منتخب کیا جائے جو مقامی مجلس عاملہ کا سیکرٹری وصایا کہلائے گا۔ اس مجلس موصیان کی ذمہ داری ہے کہ وہ احباب جماعت میں وصایا کی تحریک کریں۔

۲۔ جو جائیداد آپ نے خود خرید کی ہے وہ جائیداد آپ کی ہی شمار ہوگی اور اس کا حصہ جائیداد آپ پر واجب الادا ہے اس لئے ایسی جائیداد سے دفتر کو اطلاع دیں۔ جو دراصل آپ کی ہے لیکن کسی اور کے نام ہے یا ایسی جائیداد جو دراصل کسی اور کی خرید کردہ ہے مگر آپ کے نام ہے۔ اگر کوئی جائیداد آپ ہبہ کرتے ہیں یا کسی کو تحفہ دیتے ہیں۔ اس پر ہبہ کرنے یا تحفہ دینے سے قبل حصہ جائیداد واجب ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو!

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۷۔ اگست ۱۹۸۹ء کو بروز اتوار ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید میں ہوگا

(وکیل الدیوان)

ہماری حقیقی عید

"بے شک ہمارے خدا نے ہمیں ظاہری طور پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور اسی لئے ہم خوشی مناتے ہیں لیکن ہمیں خوشی اس وقت حاصل ہوگی جب دنیا میں ہر جگہ دینِ حق پھیل جائے گا، جب بیوت الذکر ذکرِ الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گی اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی حکومت دنیا کے چپہ چپہ پر قائم ہو جائے گی، ہماری سب سے بڑی عید اسی وقت ہوگی جب دین حق دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ کی بڑائی کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔"

(حضرت فضل عمر)

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ
کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ فیصل آباد

عبدالغفار ڈار

یاد رفتگان

چوہدری نواب محمد الدین صاحب باجوہ

صدر انجمن احمدیہ کا یہ فیصلہ بھی نہائت مستحسن ہے کہ نواب صاحب موصوف کی یاد میں فضل عمر ہسپتال میں ایک یادگار قائم کی جا رہی ہے۔ ربوہ کی دریافت اور اس سلسلہ میں آپ کی جدوجہد واقعی آپ کا یادگار کارنامہ ہے۔ آپ کا وجود نہائت نافع الناس وجود تھا۔ میں بھی آپ کی زندگی کا ایک یادگار کارنامہ عرض کئے دیتا ہوں۔

چوہدری نواب محمد الدین صاحب باجوہ جہاں متحدہ ہندوستان کے زمانے میں مختلف ریاستوں میں وزیر اور مشیر رہے ریاست جموں و کشمیر کی دوسری بڑی جاگیر ریاست پونچھ میں بھی آپ نے بطور وزیر راجہ پونچھ عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ مسلمانان پونچھ آپ کے اس دور کو بہت یاد کیا کرتے تھے۔ راقم الحروف "اصلاح" سرینگر کی ادارت کے زمانے میں متعدد مرتبہ ریاست پونچھ کا دورہ کیا۔ اس دوران میں نے ہمیشہ ہی بعض عمائدین پونچھ کو بطورِ خاص نواب صاحب کا مداح اور شکر گذار پایا۔ ایک واقعہ جس سے میں بطور خاص متاثر ہوا وہ یہ ہے۔

نواب محمد الدین صاحب باجوہ کے بطورِ وزیر پونچھ تعیناتی سے قبل یہاں کے ایک نامور شخص سردار محمد اکرم خان صاحب آف چمیاٹی محکمہ پولیس کے واحد مسلمان آفیسر تھے۔ جو کسی تعصب کا شکار ہو کر راجہ صاحب پونچھ کی نظروں میں مغلوب ہو کر ملازمت سے علیحدہ کئے گئے تھے۔ نواب صاحب کے بطور وزیر مقرر ہونے پر سردار محمد اکرم خان صاحب کو حوصلہ ہوا کہ اپنی بحالی کی کوشش کرنی چاہیئے چنانچہ آپ نے نواب صاحب کے ساتھ رابطہ قائم کیا۔ اور اپنی بے گناہی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں فارسی زبان میں ایک منظوم درخواست روانہ کر دی۔ اس درخواست کا ایک مصرعہ یہ تھا ہے کن مکرم اکرم مسکین را۔ اس منظوم کلام نے نواب صاحب کو متاثر کیا نواب صاحب جانتے تھے کہ بے شک وہ وزیر ہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ ڈوگرہ راجہ جو کہ نہائت متعصب تھا ایک مسلمان کے حق میں آپ کی سفارش کو رد نہ کرے چنانچہ آپ کو تحریک ہوئی کہ بارگاہ خداوندی اس سلسلہ میں دعا کی جائے۔ نواب صاحب نے خاکسار سے خود یہ ماجرا بیان فرمایا فرمانے لگے جب میں دعا کرتا تھا تو میں رب العزت سے دعا کرتا رہا کہ اصل کارساز تو اے خدا تو ہی ہے۔ لہذا میں یہی مصرعہ بارگاہ خداوندی میں دہراتا تھا۔ کہ ہے کن مکرم اکرم مسکین را۔ فرمایا کہ جب دعا کے نتیجہ میں مجھے شرح صدر ہوا تو اس کے بعد ایک مناسب وقت پر سفارش کر دی گئی۔ اور راجہ صاحب نے سردار محمد اکرم خان صاحب کو باعزت بحال کر دیا سردار محمد اکرم خان صاحب بعد میں محکمہ پولیس کے سربراہ کے طور پر اس عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ آپ پونچھ کے عباسی ڈھونڈ قبیلے کی ایک ممتاز شخصیت تھے اور نہائت درجہ مہمان نواز، مجھے خود ان کے ہاں بطور مہمان ٹھہرنے کا موقع ملا اور ہمیشہ نواب صاحب کی خوبیوں میں رطب اللسان پایا ہے۔ سردار محمد اکرم خان صاحب جس کی وفات کے بعد ان کے نامور فرزند سردار محمد ایوب خان صاحب آزاد کشمیر حکومت میں بطور سیشن جج خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ان کے ساتھ بھی ہمارے بہت اچھے مراسم رہے ہیں۔ ان کے والد صاحب تو احمدیت سے اور احمدی اخلاق سے بہت متاثر تھے سردار محمد ایوب خان بھی نہائت شریف اور قابل انسان تھے آپ نے خود مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک بار ربوہ سے گذرا اور چوہدری نواب محمد الدین صاحب کی قبر پر دعا کی تو پھر ہی آگے گذرا ہوں۔

یہ سارا واقعہ جو میں نے سیدھے سادھے لفظوں میں بیان کیا ہے اسکی یاد آج بھی میرے دل میں تازہ ہے۔ خاکسار نواب صاحب کے ساتھ ایک روز گلمرگ تک ایک ساتھ سفر کر رہا تھا تو آپ نے اپنے اس دور کی باتیں کرتے ہوئے مجھے یہ واقعہ سنایا۔ کتنے عظیم تھے ہمارے یہ بزرگ جاہ و حشمت کے مالک دنیا دار اور با اختیار وزیر مگر رب العزت کے عاجز بندے۔ دعا گو اور مستجاب الدعوات! اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند (فرمائے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

● مکرم مولوی مقبول احمد ذبیح صاحب مربی انچارج زیمبیا کو بندش پیشاب کی تکلیف ہوگئی تھی۔ چنانچہ ۱۵/۶/۸۹ کو انکا زمبیا ہی میں اپریشن ہوا جو کامیاب رہا خون بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

(وکیل التبشیر)

● خاکسار عرصہ تین ہفتہ سے بعارضہ شیاٹیکا سخت بیمار ہے اور بہت تکلیف میں ہے۔ اب علاج سے شدتِ مرض میں چند روز سے کسی قدر افاقہ ہے احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔

(ڈاکٹر عطا اللہ خاں ملک دارالرحمت وسطی ربوہ)

● مکرم میاں عبدالحیٔ صاحب سابق مربیّ انڈونیشیا ان دنوں بیمار ہیں۔ کچھ روز قبل ان کا گردن کے بائیں طرف گلٹی کا BIO - PSY ہوا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسولی ہے۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے RADIO THEROPY کرنے کو کہا ہے۔ ان کی عام صحت کافی کمزور ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

● میرے بیٹے عزیزم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کو اللہ تعالیٰ نے ۶ر جولائی کو دو بیٹیوں کے بعد لندن میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود خاکسار کا پہلا پوتا ہے اور برادرم احمد حسین صاحب درویش قادیان کا پہلا نواسہ ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت اس کا نام مستنصر احمد نصیر تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ "وقف نو" کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اسکے والدین نے وقف کیا ہوا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔

بشیر احمد قمر
سابق مربی۔ غانا

ربوہ میں نمازِ عید

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں نماز عید الاضحیہ کا وقت ساڑھے سات بجے صبح مقرر کیا گیا ہے

عید کے روز

"عید کے روز امراء غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان کو تحائف دیں اس میں آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ دنیوی لذتیں ہیچ ہو جائیں گی۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

اعلان تعطیل

عیدالاضحیہ کے سلسلے میں ہفتہ ۱۵ جولائی ۱۹۸۹ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینجر)

خبریں

★۔ کراچی میں لیاری کے علاقہ میں ابراہیم بلوچ کے قاتل کی گرفتاری میں پولیس کی ناکامی کے خلاف چاکیواڑہ کالا کوٹ اور بغدادی تھانوں کی حدود میں دن بھر کی شدید ہنگامہ آرائی اور گردیوں کی فائرنگ کے نتیجے میں کم ازکم سات افراد ہلاک اور ۲۵ زخمی ہو گئے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے فوج طلب کر لی گئی۔ مرنے والوں میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ پولیس اپنی پوزیشنیں خالی کر گئی۔ مشتعل لوگوں نے گاڑیوں کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ احتجاج کا سلسلہ بلوچ اتحاد کی طرف سے شروع ہوا۔ مبینہ طور پر پیپلز پارٹی کے ارکان سے ان کی لڑائی شروع ہوئی۔ علاقے میں تمام بازار اور مارکیٹیں بند رہیں۔

★۔ افغانستان کے وزیر خارجہ سردار عبدالوکیل خان نے کہا ہے کہ آئی۔ ایس۔ آئی نے امریکہ سے مل کر ۱۵ اور ۱۶ جولائی کے درمیان کابل سمیت افغان شہروں پر حملے کا منصوبہ بنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ نجیب کو اقتدار سے ہٹانے کی شرط نہ عائد کی جائے ورنہ ہم بھی شرط لگا سکتے ہیں کہ گلبدین کو ہٹا دیا جائے اس کے سوا ہم ہر کسی سے بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا ہم ہر جگہ بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

★۔ بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی روس کے صدر گورباچوف سے ملاقات کے بعد پیرس سے ۱۶ جولائی کو سیدھے پاکستان آئیں گے اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے مذاکرات کریں گے۔ اگلے دن دونوں رہنما مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

★۔ حجازِ مقدس میں اب تک ۹۴ پاکستانی عازمین حج مختلف وجوہات سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

★۔ بھارت نے ایٹمی ری ایکٹر بنانے کی صلاحیت بہتر کرلی ہے اب وہ نو سال کی بجائے ساڑھے سات سال میں ایٹمی ری ایکٹر بنانے کے قابل ہوگیا ہے۔

★۔ پاکستان کے کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کے ڈائریکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی ٹیکنالوجی میں خود کفیل ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سنٹری فیوج طریقے سے یورینیم افزودہ کرنے کی جدید ترین ٹیکنالوجی میں بھارت سے دس سال آگے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نے امریکہ اور برطانیہ سے بہتر لیزر رینج فائنڈر بنالیا ہے۔

★۔ صدر اسحاق نے اس امکان کو قطعی طور پر مسترد کردیا ہے کہ جمہوری نظام کو کوئی خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افواج ملک کے جمہوری نظام میں مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتیں۔

★۔ سعودی عرب کی حکومت نے خبردار کیا ہے وہ اس سال حج کے موقع پر مقدس مقامات پر کوئی ہنگامہ برداشت نہیں کرےگی۔ واضح رہے کہ ایران نے حج کے موقع پر مظاہرے کرنے کی اپیل کی ہے۔

★۔ افغان صدر ڈاکٹر نجیب اللہ نے کہا ہے کہ ایک لاکھ افغان مہاجرین واپس افغانستان پہنچ گئے ہیں اور ۶ ہزار مخالفین نے افہام وتفہیم کی پالیسی قبول کرلی ہے۔

★۔ پنجاب بنک کے مجوزہ سربراہ تجمل حسین کو پاکستان بنکنگ کونسل کے چیئرمین کے عہدے سے معطل کردیا گیا ہے تاہم معطلی کے دوران ان کو جملہ الاؤنسز اور تنخواہ ملتی رہے گی۔

ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

نوبل مین ٹریولز
۲۱/۴، مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد
فون نمبر ۸۱۸۷۵۷

حبوب مفید اٹھرا

۲۰ گرام ---- ۱۵ روپے
۶۰ گرام ---- ۴۵ روپے
پوسٹ بکس نمبر ۶۰
فون ۶۳۴
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

تپ دق کورس

T.B
COURSE

ایک ماہ کی ادویات کا کورس
قیمت ۵۰/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون۔ سیلز / کلینک / رہائش ڈاکٹر
۶۷۱ / ۶۰۶ / ۶۰۷